قارئین کے سوالات

غلام مصطفیٰ ظہیر مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

کیا کوئی متفق علیہ روایت ضعیف بھی ہے ؟

سوال :۔ کیا کوئی حدیث ایسی بھی ہے جو احادیث کے دو مجموعوں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں شامل ہو اور اسے کمزور کہا گیا ہو ؟

السائل : شاہد رسول طیب اکیڈمی جہلم

جواب :۔ ایسی کوئی بھی حدیث نہیں ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یا ان میں سے کسی ایک میں شامل ہو اور پھر وہ ضعیف ہو۔

صحیح حدیث کی اقسام ہیں درجہ اولیٰ کی صحیح وہ حدیث ہے جس کو روایت کرنے میں بخاری و مسلم متفق ہوں۔ دوسرے درجہ کی صحیح وہ حدیث ہے جس کو امام بخاریؒ روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اس کے بعد وہ حدیث جس کو امام مسلمؒ روایت کرنے میں منفرد ہوں۔ پھر وہ حدیث ہے جو ان دونوں کی شرط پر ہو (اگرچہ انہوں نے اس کو روایت نہ بھی کیا ہو) پھر وہ حدیث ہے جو امام بخاریؒ کی شرط پر ہو۔ پھر جو امام مسلمؒ کی شرط پر ہو۔ پھر وہ صحیح حدیث ہے جس کو بخاریؒ مسلمؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہو۔
تقریب النواوی (۱/۱۲۲، ۱۲۳) المقنع فی علوم الحدیث (۱/۷۵)

امام ابن الملقنؒ لکھتے ہیں (وكتابا هما اصح الكتب بعد القرآن . اعنى كتاب البخارى و مسلم ثم صحيح البخارى اصحهما واكثر هما فوائد). ان دونوں (بخاری و مسلم) کی دونوں کتابیں قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔ میری مراد بخاری و مسلم ہے۔ پھر ان دونوں میں سے بخاری زیادہ صحیح ہے اور اسمیں فوائد بھی زیادہ ہیں۔ (المقنع، ۱/۵۷) یہی بات امام نووی نے تقریب النواوی (۱/۹۱) میں کہی ہے اور شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے امام ابن الصلاحؒ سے بھی (ھدی الساری، ص ۱۰) میں یہ بات نقل کی ہے۔

امام زیلعی حنفیؒ لکھتے ہیں۔ حفاظ (حدیث) کے نزدیک اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث وہ ہے جس پر بخاری و مسلم متفق ہیں (نصب الرایہ، ۱/۴۲۱)۔ یہی بات ابن ترکمانی حنفیؒ نے الجوہر النقی (۱۰/۲۸۴) میں علامہ عینی حنفیؒ نے (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ۶/۱۱۵) میں اور ابو حفص المیانجیؒ نے (مالا يسع المحدث جهله ، ص ۲۳) میں کہی ہے۔

امام حمیدیؒ اپنی کتاب (الجمع) میں فرماتے ہیں (لم نجد من الائمة الماضين من افصح لنا فى جميع ما جمعه بالصحة الا هذين الامامين) المقنع ۱/۷۵

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء امام بخاریؒ اپنی (صحیح بخاری) کے بارے میں فرماتے ہیں۔ سمعت الحسن بن الحسين البخارى يقول: سمعت ابراهيم بن معقل يقول: سمعت محمد بن اسماعيل البخارى يقول: ما ادخلت فى كتاب الجامع الا ما صح ،وتركت من الصحاح لحال الطول.

ا۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں۔ میں نے حسن بن حسین بخاری سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابراہیم بن معقل سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے کتاب الجامع (صحیح البخاری) میں صرف صحیح روایات داخل کی ہیں۔ کتاب کی

طوالت کے خدشہ سے میں نے کئی ایک صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں۔

الکامل لابن عدی (۱۴۰)، تاریخ بغداد (۸/۲۔۹)، الطبقات لابن ابی یعلی (۱/۵۷۲)

امام مسلم اپنی کتاب صحیح مسلم کے بارے میں فرماتے ہیں۔(لیس کل شیء عندی صحیح وضعته ھھنا انما وضعت ھھنا ما اجمعوا علیه)۔ ہر وہ چیز جو میرے نزدیک صحیح ہے اس کو میں یہاں نہیں لایا اس (صحیح مسلم) میں ان روایات کو لایا ہوں جن کے صحیح ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ (صحیح مسلم، ۱/۳۰۴)

ثابت ہوا کہ جس روایت میں امام بخاریؒ منفرد ہیں وہ بھی صحیح ہے۔ جس میں امام مسلمؒ منفرد ہیں وہ بھی صحیح ہے۔ جس روایت کے بیان کرنے میں بخاریؒ و مسلمؒ متفق ہو جائیں تو یہ نور علی نور ہے اور جو روایت بخاری و مسلم کی شرط یا صرف بخاری یا صرف مسلم کی شرط پر ہو وہ بھی صحیح ہے۔

بخاری و مسلم میں کوئی بھی روایت کمزور درجہ کی نہیں ہے۔ جیسا کہ ائمہ محدثین محققین کے اقوال سے معلوم ہوا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایات پر اعتراض ھباء منثورا کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان دونوں کتابوں کے صحیح ہونے پر امت کا اتفاق ہے۔ ان دونوں کو امت کی تلقی بالقبول حاصل ہے۔ کتاب اللہ کے بعد ان کو صحیح ترین کتابیں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ دونوں عصمت میں مریم ہیں ان کی تمام احادیث صحت و ثبوت میں قطعی ہیں۔

جیسا کہ دار العلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کشمیری حنفی دیوبندیؒ بخاری و مسلم کی احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ حافظؒ اس طرف گئے ہیں کہ قطعیت کا فائدہ دیتی ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ سرخسیؒ حنابلہ میں سے حافظ ابن تیمیہؒ اور شیخ ابن صلاحؒ بھی انہیں قطعی قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ تعداد کے اعتبار سے تھوڑے ہیں مگر ان کی رائے ہی صحیح اور وزنی رائے ہے۔

فیض الباری (۱/۴۵)

امام الحرمین الجوینیؒ (ت ۴۷۸ھ) فرماتے ہیں۔ جو انسان قسم کھائے کہ بے شک جو حدیث بخاری و مسلم میں ہے اور بخاری و مسلم نے اس پر صحیح کا حکم لگایا ہے۔ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے۔ تو اگر وہ آپ ﷺ کا قول نہ ہو تو میری بیوی طلاق ہے۔ تو اس کو طلاق نہیں ہوگی۔ کیونکہ بخاری و مسلم کی احادیث کے صحیح ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ تدریب الراوی (۱/۱۳۱، ۱۳۲)، شرح مسلم للنووی (۱/۱۹)، النکت علی کتاب ابن الصلاح لابن حجرؒ (۱/۳۷۲)

یہی بات حافظ ابو نصر سجزی وائلیؒ نے صحیح بخاری کے بارے میں اہل علم فقہاء سے نقل کی ہے۔ دیکھیں علوم الحدیث لابن الصلاح (۲۲)، المقنع لا بن الملقنؒ (۱/۷۴)، مقدمه شرح مسلم (۲۰)، النکت لابن حجرؒ (۱/۳۷۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ (اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع، وانھما متواتران الی مصنفیھما، وانه کل من یھون امرھما مبتدع، یتبع غیر سبیل المومنین)۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان دونوں میں جو روایات متصل مرفوع ہیں، قطعیت کے ساتھ صحیح ہیں۔ اور یہ دونوں اپنے مصنفین تک متواتر ہیں جو بھی ان دونوں کی توہین کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔ اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کا پیروکار ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ (۱/۱۳۴)

الحاصل :۔ بخاری و مسلم میں کوئی بھی روایت ضعیف نہیں ہے تمام روایات صحت و ثبوت میں قطعی ہیں۔